مدیر کے نام

پروفیسر ڈاکٹر سیّد ظاہر شاہ ، پشاور

'اسلامی تحریکیں اور سیاسی مستقبل' (اگست ۲۰۱۸ء) اسلام اور جاہلیت کی کش مکش کا عمدہ تجزیہ ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد صاحب نے بجا توجہ دلائی ہے کہ: ''اس معرکہ حق و باطل میں وقتی اتار چڑھاؤ فطری عمل ہے۔ حق و باطل کی کش مکش میں جہاں بدر ایک زندہ حقیقت ہے وہاں احد وحنین اور موتہ بھی دعوت فکر دیتے ہیں''۔

پروفیسر فاروق حیات، کروڑ لال عیسن ، لیہ

'اسلامی تحریکیں اور سیاسی مستقبل' نظر سے گزرا۔ ایک اہم مسئلے کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ آج اگر نوجوان دینی اور سیاسی وابستگی میں فرق کر رہے ہیں تو اسلامی تحریکوں کو اپنی حکمت عملی پر غور کرنا چاہیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حالات کے جبر کا اندازہ کریں، قومی ریاستوں کے وجود کو محسوس کریں اور مؤثر انداز میں جدوجہد کو جاری رکھیں۔

راجا محمد عاصم، موہری شریف، کھاریاں

'کتابیں جھانکتی ہیں' (اگست ۲۰۱۸ء) شاکر احمد فاضل کی تحریر میں موجودہ دور میں قاری کی بے رُخی کو ظاہر کر کے کتابوں کے ساتھ رشتہ جوڑنے کی طرف عمدہ توجہ دلائی گئی ہے۔ 'حسد سے نجات' ڈاکٹر تابش مہدی میں ایک ایسی بُرائی جس میں ہم غیر محسوس انداز میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کی نہ صرف نشان دہی کی گئی ہے، بلکہ اس سے بچنے کا آسان راستہ بھی بتایا گیا ہے۔

محمد امین فہیم، کنگن پور

'اسلامی تحریکیں اور انسانی وسائل کا نظم وضبط' (اگست ۲۰۱۸ء) کے تحت ہلال احمد تانترے نے ایک اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور عصر حاضر کے تقاضوں پر روشنی ڈالی ہے۔ انھوں نے مفید تجویز دی ہے کہ اسلامی تحریکوں کو ایک دوسرے کے تجربات سے استفادے اور براہِ راست مشاہدے کے لیے مختلف ممالک میں کارکنان کو کچھ عرصہ گزارنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ اس کے دُوررس نتائج مرتب ہوں گے۔ 'پرنٹ اور سوشل میڈیا پر تصدیق کی اہمیت' (اگست ۲۰۱۸ء) میں تزئین حسن نے سوشل میڈیا کے لیے ضابطۂ اخلاق کے لیے غور طلب نکات پیش کیے ہیں اور بجا توجہ دلائی ہے کہ خبروں کو بغیر تصدیق کے پھیلانا انسانی معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا تصدیق، شفافیت اور مواخذہ ناگزیر ہے۔

محمد حسنین ارساوالا، کراچی

'علم کے سایے میں' (جولائی ۲۰۱۸ء) مریم جمیلہ کا انتہائی اہم مضمون ہے۔ معلومات افزا بھی اور دین کی ایک تڑپ بھی! بالخصوص نوجوانوں کے لیے اس میں بہت کچھ سیکھنے کا سامان ہے۔ 'ترکی اور ملایشیا کے شان دار نتائج' (جولائی ۲۰۱۸ء) عبدالغفار عزیز کی تحریر ہمیشہ کی طرح عالمی منظرنامے کا ایک اچھا تجزیہ پیش کرتی ہے۔ 'مغربی فکروفلسفے پر مولانا مودودی کا تبصرہ' تو اپنی مثال آپ ہے اور نہایت اہم تحریر ہے۔

'علامہ اقبال کے ہاں ایک شام' (اپریل ۲۰۱۸ء) نے تو چار چاند لگا دیے۔ یہ مضمون علامہ اقبال کی ہمہ گیر شخصیت پر ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ مصنّف عمدہ اسلوب میں جامعیت سے بات کہہ گئے۔ شیخ جاوید ایوب صاحب کی تحریر 'تحریک، کارکن اور شعور' (اپریل ۲۰۱۸ء) مبنی برحقائق تجزیہ ہے۔ قائدین تحریک کو اس کی روشنی میں جائزہ لینے اور حکمت عملی طے کرنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر طارق بھٹ، لاہور

عبیداللہ فہد فلاحی کا مولانا مودودیؒ پر مضمون 'مغربی فکروفلسفے پر مولانا مودودی کا تبصرہ' (جولائی ۲۰۱۸ء) اچھا ہے لیکن یکطرفہ ہے۔ تحقیق کا تقاضا تھا کہ وہ ان لوگوں کے موقف کا بھی ذکر کرتے جو مولانا کی فکر کے بعض پہلوؤں کو مغرب سے مستفاد سمجھتے ہیں (مثلاً مغربی جمہوریت وغیرہ) اور دلائل سے اس پر بھی بحث کرنا چاہیے تھی۔

سہیل، حیدرآباد، بھارت

موجودہ انتخابات میں جہاں تحریک انصاف ایک بڑی جماعت بن کر ابھری ہے وہاں ایم ایم اے کو بھی نقصان اٹھانا پڑا۔ متحدہ مجلس عمل میں سب سے زیادہ خسارہ جماعت اسلامی کو ہوا ہے۔ جماعت اسلامی پاکستان کی قیادت کو آیندہ کے لیے کچھ ٹھوس اقدامات اور ایک مؤثر لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا جس سے ملک اور قوم کے اندر تبدیلی لائی جاسکے۔ غلطیوں سے سبق سیکھنا، نئے تجربات کرنا، میدان میں ڈٹے رہنا اور پیہم جدوجہد ہی کامیابی کی کلید ہے۔

تصحیح: 'آپ نماز سمجھ کر کیسے پڑھیں؟' (اگست ۲۰۱۸ء) ڈاکٹر محی الدین غازی میں سورۂ فاتحہ کا ترجمہ سہواً ''ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے انسانوں کا رب ہے'' (ص ۳۱) شائع ہوگیا۔ درست ترجمہ ہے: ''ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا رب ہے''۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس لغزش کو معاف فرمائے۔ ادارہ